السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ احناف دیوبندی اوراہل حدیث میں باعتبار عقائد اصولیہ وشرعیہ کیا فرق ہے؟

2۔ احناف دیوبندی باوجود عقیدۂ وجوب تقلید شخصی فرقۂ ناجیہ ہیں یا نہیں؟

3۔ اہلحدیث باوجود غیر مقلد ہونے کے محدثین امام بخاری ومسلم وغیرہ رحمہما اللہ کی تحقیقات واجتہاد کو آئمۂ اربعہ مجتہدین کی تحقیق واجتہاد پر کیوں ترجیح دیتے ہیں کیا یہ تقلید نہیں ہے؟

4۔ احناف کے فقہاء ومحدثین مثل عینی وطحاوی وابن الہمام رحمہم اللہ کی تحقیقات حدیثیہ کو اہلحدیث کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ حالانکہ یہ فقہاء بھی حدیث کی تصحیح وتضعیف بطریق محدثین کرتے ہیں؟

5۔ جو حدیث کو معمول بر زمانہ سلف رہی گو وہ سنداً ضعیف ہو قابل قبول ہے یا نہیں؟

6۔ امام ترمذی جو اپنی جامع سنن میں فرماتے ہیں:

(وعلیہ عمل اہل العلم)

کا اس قول سے کیا ہے؟ جلال الدین سیوطی اس سے کون اہل علم مراد ہیں۔ آیا صحابہ سلف امت مراد ہیں یا تابعین وغیرہ اور مقصود امام ترمذی تعقبات (اصل میں تعصبات تھا) علی الموضوعات میں لکھتے ہیں:

قلت الحدیث أخرجہ الترمذی وقال حسن ضعفہ أحمد وغیرہ والعمل ہذا الحدیث عند اہل العلم فأشار بذلک إلی أن الحدیث اعتضد بقول اہل العلم وقد صرح غیر واحد بأن من دلیل صحة الحدیث قول اہل العلم بہ وإن لم یکن لہ إسناد یعتمد علیہ.

اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جو حدیث ضعیف الاسناد ہو وہ معمول بہ ہونے کی وجہ سے صحیح اور قابل عمل ہے۔ لیکن اہلحدیث مطلقاً ضعیف کو قابل عمل نہیں ٹھہراتے۔ گو اس پر اہل علم کا عمل ہوا؟

7۔ مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

8۔ ائمۂ اربعہ کا اختلاف مثل صحابہ رضی اللہ عنہم ہے یا اس میں فرق ہے؟

بینوا توجروا؟

ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

1 ۔ دیوبندی ہوں یا غیر دیوبندی ہوں جو تقلید شخصی کو شرعاً واجب قرار دیتے ہیں ان میں اور اہلحدیث میں تو فرق ظاہر ہے اور جو واجب نہیں کہتے وہ اہل صاحب نے انصاف کے ص 89 وغیرہ میں کی ہے اور ہم نے بھی تعریف اہلحدیث کے صفحہ الرائی کے حکم میں ہیں جن کی تفصیل شاہ ولی اللہ 41 لغایت 70 اور تعریف اہل سنت کے صفحہ 85 وغیرہ میں بھی کافی تفصیل کی ہے ۔

2 ۔ شرعاً وجوب تقلید شخصی کا قائل انتہاءً ناجی ہوسکتا ہے نہ کہ ابتداءً کیونکہ وہ دین میں امر محدث کا قائل ہے جو بدعت ہے ۔ لیکن جو صاف آیت وحدیث کو ٹھکرادیتے ہیں وہ بڑے خطرہ کے مقام میں ہیں بعید نہیں کہ کفر تک نوبت پہنچ جائیں ۔

3 ۔ اہلحدیث بخاری و مسلم رحمہا اللہ کے اجتہاد کو آئمۂ اربعہ کے اجتہاد پر ترجیح نہیں دیتے بلکہ دلیل کے تابع ہیں ۔ مثلاً ایک مجلس کی تین طلاق میں بہت اہلحدیث بخاری وغیرہ کے خلاف ہیں اس لیئے ہم نے تعریف اہل سنت کے صفحہ 87 کے حاشیہ میں اس مسئلہ کو صاف کردیا ہے کہ محدثین صحاح ستہ کے اجتہاد کو آئمہ کے اجتہاد پر ترجیح نہیں ۔

4 عینی ۔ تو کچھ متعصب ہیں چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم نے فوائد بہیہ میں لکھا ہے :

بخاری و مسلم رحمہما طحاوی ، ابن الھمام بھی مذہب کی خاطر تاویلات کرجاتے ہیں اور صحت میں قواعد محدثین سے نکل جاتے ہیں ۔ چنانچہ ابن الھمام اللہ کی احادیث کو باقی کتب کی احادیث صحاح پر ترجیح نہیں دیتے ۔ پھر یہ لوگ فن حدیث میں ایسے ماہر بھی نہیں ہیں اس لیئے محدثین کے مقابلہ میں ان کی تحقیق معتبر نہیں ہاں تائیداً کام دے سکتی ہے ۔

5 ۔ اگر اس مسئلہ میں اختلاف نہ ہو تو پھر صحت میں کچھ شبہ نہیں ۔ چنانچہ اشتہار امامت مشرک میں ہم نے اس کی تفصیل کی ہے اگر اختلاف ہو تو کچھ تقویّت پہنچ جاتی ہے ۔

6 ۔ اہل علم سے صحابہ وتابعین وغیرہ مراد ہیں چنانچہ امام ترمذی کئی جگہ تصریح کردیتے ہیں ۔